36877-کس عمر میں بچے کا پیشاب دھویا جائیگا

سوال

دودھ پیتے بچے کا پیشاب کب دھویا جائیگا، اور کیا بچی اور بچے کا معاملہ مختلف ہے ؟

پسندیدہ جواب

انسان کا پیشاب نجس اور پلید ہے اس سے طہارت و پاکیزگی اختیار کرنا واجب ہے چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، لڑکا ہو یا لڑکی، لیکن صرف اتنا ہے کہ جو بچہ ابھی کھانا نہ کھاتا ہو اس میں تخفیف کی گئی ہے کہ اس کے پیشاب سے طہارت و پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے اس پر پانی چھڑکا یا جائیگا، اس کی دلیل بخاری و مسلم کی درج ذیل حدیث ہے :

ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ اپنے چھوٹے سے بچے کو جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھایا اور اس بچے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا اور کپڑا نہیں دھویا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (223) صحیح مسلم حدیث نمبر (287)

ترمذی اور ابن ماجہ میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے متعلق فرمایا :

"بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائینگے، اور بچی کا پیشاب دھویا جائیگا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (610) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (525).

قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں : یہ اس وقت تک جب تک وہ دونوں کھانا نہ کھانے لگیں، اور جب وہ کھانا شروع کر دیں تو ان کا پیشاب دھویا جائیگا.

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے.

اور یہ حدیث بچے اور بچی کے پیشاب کے مابین فرق کی دلیل ہے، اس لیے بچے کے پیشاب پر صرف چھینٹے مارنے ہی کافی ہیں، اور بچی کا پیشاب دھونا ضروری ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

النضح یہ ہے کہ ملے بغیر ہی پانی بہا دیا جائے، یا پھر نچوڑ دیا جائے حتی کہ سارے پر پانی بہہ جائے...

اور اگر یہ کہا جائے کہ : کھانا نہ کھانے والے بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارنے میں کیا حکمت ہے، اور اسے بچی کے پیشاب کی طرح دھویا کیوں نہیں جاتا ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ :

حکمت یہ ہے کہ یہ چیز سنت میں وارد ہے، اور حکمت کے اعتبار سے یہی کافی ہے، اسی لیے جب عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے دریافت کیا گیا کہ: حائضہ عورت روزہ کی قضاء کیوں کرتی ہے اور وہ نماز کی قضاء کیوں نہیں کرتی؟

توعائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے جواب دیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہمیں بھی حیض آتا تو ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیا جاتا تھا، لیکن نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا گیا"

دیکھیں: الشرح الممتع (372/1).

اور رہا یہ مسئلہ کہ بچے کی کس عمر تک پیشاب پر چھینٹے مارے جائینگے اس کے متعلق قتادہ کا قول بیان کیا جاچکا ہے کہ: جب تک وہ کھانا نہ شروع کردیں اسے چھینٹے مارینگے، اور جب کھانا شروع کردیں تو سب کا پیشاب دھویا جائیگا، اس سے مراد یہ ہے کہ وہ کھانے کی خواہش رکھتا اور اس سے غذا حاصل کرتا اور کھانا طلب کرنا شروع کردے، یہ مراد نہیں کہ جو چیز اس کے منہ میں ڈالی جائے وہ کھا جائے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جب بچہ کھانا شروع کردے اور کھانے کی خواہش اور کھانے چاہے اور اسے بطور غذا استعمال کرنا شروع کردے تو چھینٹے مارنے کا حکم زائل ہو جائیگا" انتہی.

ماخوذ از: تحفۃ المودود باحکام المولود صفحہ نمبر (190).

اور شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس سے مراد یہ نہیں کہ جو کچھ اس کے منہ میں رکھا جائے وہ اسے چوسنا شروع کردے، اور اسے نگل جائے، بلکہ مراد یہ ہے کہ جب وہ کھانے کی خواہش کرے اور کھانا پکڑ کر کھانا شروع کردے اور اسے دیکھ کر طلب کرے اور اسے جھانکے، یا چیخنا شروع کردے یا اس کی طرف اشارہ کرے، تو اس پر کھانا کھانے کا اطلاق ہوگا" انتہی.

ماخوذ از: مجموع فتاوي ابراہیم (95/2).

واللہ اعلم.